

## 70342- تیسری طلاق دینے پر دعویٰ کیا کہ وہ غصہ میں تھا

سوال

ایک شخص نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دیں، اور اپنے والد کے ساتھ جھگڑے بیوی کو تیسری طلاق دے دی، اور بعد میں دعویٰ کرنے لگا کہ وہ شدید غصہ کی حالت میں تھا اور اسے نہیں معلوم کہ وہ کس طرح طلاق دینے میں جلد بازی کر گیا برائے مہربانی بتائیں کہ اس طلاق کا حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

جس طلاق کے بعد خاوند اپنی بیوی سے رجوع کر کے اسے دوبارہ اپنی عصمت میں لاسکتا ہے وہ دو طلاقیں ہیں یعنی دوبار طلاق دے کرتے وہ رجوع کر سکتا ہے، لیکن تیسری طلاق دے دے تو وہ عورت اس کے لیے ابھی بن جاتی ہے، اور اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ کسی اور شخص سے نکاح رغبت نہ کر لے، اور دخول کرنے کے بعد اپنی مرضی سے اسے چھوڑ دے یا پھر فوت ہو جائے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔(یہ طلاقیں (رجوع ولی) دو مرتبہ ہیں، پھر یا تو اپنی کے ساتھ رکنا ہے، یا پھر عورت کے ساتھ چھوڑ دینا ہے، اور تمہیں حلال نہیں کہ تم نے انہیں جو دے دیا ہے اس میں سے کچھ بھی لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ دونوں کو اللہ تعالیٰ کی حد میں قائم نہ رکھ سکنے کا خوف ہو، اس لیے اگر تمہیں یہ ذر ہو کہ دونوں اللہ کی حدود قائم نہ رکھ سکیں گے تو عورت رہانی پانے کے لیے کچھ دے ڈالے، اس میں دونوں پر کوئی گناہ نہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی حدود میں خبردار ان سے تجاوز مت کرو، اور جو کوئی بھی اللہ کی حدود سے تجاوز کریگا وہ ہی ظالم ہے۔)۔ البقرۃ (229).

۔پھر اگر اس کو (تیسری) طلاق دے دے تو اس کے لیے حلال نہیں جب تک وہ عورت اس کے علاوہ کسی دوسرے سے نکاح نہ کر لے، پھر اگر وہ بھی طلاق دے دے تو ان دونوں کو میل جوں کر لینے میں کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ یہ جان لیں کہ اللہ کی حدود کو قائم رکھ سکیں گے، یہ اللہ تعالیٰ کی حدود میں جنہیں وہ جانے والوں کے لیے بیان فرمایا ہے۔)۔ البقرۃ (230)

طلاق واقع ہونے کے لیے شرط نہیں کہ بیوی اپنے خاوند سے طلاق کے الفاظ سنے، یا پھر اسے علم ہو، چنانچہ جب خاوند اپنی بیوی کو الفاظ بول کر یا کلمات میں لکھ کر بیوی کی موجودگی میں یا اس کی غیر حاضری میں طلاق دے تو طلاق واقع ہو جائیگی۔

غضہ کی حالت میں دی گئی طلاق کے کئی ایک حالات ہیں :

اگر تو غصہ قلیل سا ہو کہ وہ آدمی کے ارادہ و مقصد اور اختیار پر اثر نہ ادا نہ ہوتا ہو تو طلاق صحیح ہے اور واقع ہو جائیگی۔

اور اگر غصہ اتنا شدید ہو کہ آدمی کو پستہ ہی نہ حلپے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور کیا کہہ رہا ہے اور اسے موسس ہی نہ ہو تو اس شخص کی طلاق واقع نہیں ہوگی، کیونکہ یہ مجنون و پاگل کی طرح ہے جس کا موافق نہیں کیا جائیگا۔

ان دونوں حالتوں کے حکم میں علماء کے ہاں کوئی اختلاف نہیں، لیکن ایک تیسری حالت باقی ہے وہ یہ کہ غصہ اتنا شدید ہو کہ وہ ارادہ اختیار پر اڑانداز ہوتا ہو اور اسے ایسی کلام کرنے پر مجبور کردے جو وہ نہیں چاہتا جیسا کہ اس سے وہ بات کلموائی جا رہی، پھر غصہ زائل ہونے کے بعد فوراً وہ اس پر نادم ہو، لیکن یہ غصہ اتنا شدید نہ ہو کہ وہ ہوش و حواس ہی کھو بیٹھے اور اسے اور اک ہی نہ رہے، اور اپنے افعال و اقوال پر کنٹرول نہ ہو، تو غصہ کی اس قسم کے حکم میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اس کی تفصیل سوال نمبر (22034) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم۔